رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔

قیمت فی پرچہ (۲)

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر:- میر حسن الدین

رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔

قیمت پرانا پرچہ (۴)

جلد (۹) | ۱۶ر آذر ۱۳۵۹ف | ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ روز یکشنبہ | ۱۶ر اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر (۲۷)

سکہ کی قیمت میں کمی

اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ

روپیہ کی قیمت میں اچانک کمی کرنے کی وجہ سے جو انتشار پیدا ہوگیا تھا وہ اب کم ہوگیا ہے اور اب زیادہ وضاحت کے ساتھ اس بات کا اندازہ لگانا ممکن ہوگیا ہے کہ ہندوستان کی معاشی صورت حال پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ اپنی نشری تقریر میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا تھا کہ سکہ کی قیمت میں کمی کی وجہ سے، کی قیمتوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ آپ نے یہ بھی یقین دلایا کہ ذخیرہ بازی اور نفع اندوزی کے مضر اثرات سے عوام کو محفوظ رکھنے کے لئے حکومت مناسب تدابیر اختیار کرے گی۔ حکومت جو تدابیر ہمیشہ اختیار کرتی ہے اس سے سب واقف ہیں۔ ہمارا یہ تلخ تجربہ رہا ہے کہ یہ تدابیر غیر سماجی سرگرمیوں کو روکنے میں موثر ثابت نہیں ہوئیں۔ قیمتیں بڑھتی ہی رہیں اور اشیاء کی قلت ہوتی گئی۔ وزیر اعظم نے یہ نہیں بتایا کہ اس موقع پر جو تدابیر اختیار کی جائیں ان کی نوعیت کیا ہوگی۔ اس کے برعکس تجربہ بتا رہا ہے کہ قیمتیں بڑھتی جائیں گی جیسا کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نے اعلان فرمایا ہے اس سال ہم اجناس خوردنی ڈالری رقبہ سے درآمد نہیں کریں گے اس لئے بظاہر اس کی وجہ نظر نہیں آتی کہ اغذیہ کی قیمتوں میں کیوں اضافہ ہوگا لیکن ڈالری رقبہ سے جو دوسری چیزیں درآمد کی جائیں گی ان کی قیمتوں میں کم از کم تیس فی صد اضافہ ضرور ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو کیا کوئی شخص جس کو ہندوستان کے بازار کا تجربہ حاصل ہے یہ کہہ سکتا ہے کہ اسٹرلنگ رقبہ سے درآمد کی ہوئی چیزوں میں اور خود ایسی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ ڈالری رقبہ سے جو مشنری حاصل کی جائے گی اس سے قیمتوں کا متاثر ہونا ضروری ہے۔ جب ایک شعبہ میں قیمتیں بڑھتی ہیں تو دوسرے شعبوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے عوام ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ قیمتوں کی سطح گھٹائی جائے۔ اس مطالبہ کی تکمیل نہیں ہوئی اور سکہ کی قیمت میں کمی کی وجہ سے ایسے حالات پیدا ہوگئے ہیں کہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کے امکانات نظر آرہے ہیں۔ اشیاء کی قلت کے زمانہ میں برآمدات میں اضافہ سے عوام کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ لیکن اس سے قطع نظر کیا برآمدات میں اضافہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔ پاکستان نے اپنے روپیہ کی قیمت کم کرنے سے انکار کر دیا ہے جس کی وجہ سے برآمدات سے متعلق کوئی قطعی بات نہیں کہی جاسکتی اگر پاکستان سے پہلے مشورہ کر لیا جاتا تو یہ دشواری پیدا نہ ہوتی۔ یہ دونوں ممالک اپنے روپیہ کی قیمت کا باہمی مشورہ سے تعین کر سکتے تھے۔ ایک مشترکہ تصفیہ کئی دشواریوں کو حل کر دیتا جن سے آج ہندوستان دوچار ہے۔ اگر ہندوستان کپاس اور جوٹ پاکستان سے درآمد کرے تو اس کو تیس فی صد زائد ادا کرنا پڑے گا۔ بعض لوگ یہ مشورہ دیں گے کہ پاکستان سے اشیاء درآمد نہ کی جائیں چاہے ہم پاکستان سے ان اشیاء کو درآمد نہ کریں یا دوسرے ممالک سے حاصل کریں ہر کو جو قیمتیں ادا کرنی پڑیں گی وہ بہت زیادہ ہوں گی کپاس اور جوٹ سے بنی ہوئی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوجائے گا اور اس کی وجہ سے قیمتوں کی عام سطح بلند ہوجائے گی ان حالات میں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ مصارف زندگی بڑھ جائیں گے اور عوام کو گرانی کا بار برداشت کرنا پڑے گا۔

اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا کانگریس کے صدر ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیا نے یہ مشورہ دیا ہے کہ نفع اندوزی کو سرمایہ اندازی کی سزا دی جائے۔ اس کی وجہ سے قیمتوں کی سطح گر جائے گی۔ ڈاکٹر پٹابھی کے مشورہ پر حکومت نے کوئی توجہ نہیں کی۔

(ریڈیکل ہیومنیسٹ)

ڈاکٹر پٹابھی آر ایس ایس کی تائید میں

کانپور۔ ۱۰ر اکتوبر۔ آج یہاں صدر کانگریس ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیا نے کہا کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کانگریس کی دشمن نہیں ہے بلکہ خود کانگریس کے اندر کی گروہ بندی

(باقی بر صفحہ ۷)

ہفتہ وار
مملکت
۱۶ آذر ۱۳۵۹ف

شذرات

قانون جائداد تخلیہ کنندگان:-

کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ جب سے قانون جائداد تخلیہ کنندگان کا نفاذ ہوا ہے مسلمانوں کی نیند حرام ہوگئی ہے۔ مسلمانوں کو یہ اندیشہ لاحق ہے کہ کہیں غلط رپورٹوں کی بنا پر ان کی جائدادیں بھی اس قانون کی زد میں نہ آجائیں جو اصولاً اور انصافاً اس کی زد سے باہر ہیں۔

یہ بات بالکل صاف ہے کہ ہندوستانی علاقہ کے ان مسلمانوں کی جائداد ضبط کی جا رہی ہے جنہوں نے پاکستان جاکر وہاں کے ہندو تخلیہ کنندوں کی جائدادوں پر ناجائز قبضہ جما لیا ہے اور ان جائدادوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے اکثر حصوں میں مسلمانوں کو یہ شکایت پیدا ہوئی ہے کہ ایسے مسلمانوں کی جائداد بھی ضبط ہو رہی ہیں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ پاکستان میں کسی ہندو تخلیہ کنندہ کی جائداد سے استفادہ نہیں کیا بلکہ وہ خود پاکستان میں پریشان ہیں اور اپنے وطن کو واپس آنے کی فکر کر رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض ایسے مسلمانوں کی جائدادیں بھی قانون کی زد میں آگئیں جو نہ تو پاکستان گئے اور نہ پاکستان سے کسی قسم کا ربط رکھتے ہیں۔

حیدرآباد کی حد تک ہم سردار پٹیل سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حیدرآباد کے مسلمان کافی تباہ اور برباد ہو چکے ہیں۔ ان کی زرعی زمینیں ان کے قبضہ میں نہیں رہیں۔ ان کی دوکانیں لٹ گئی ہیں۔ ان کے مکانوں پر دوسروں نے قبضہ جما لیا ہے۔ ان کے گھر کا مال و اسباب ان کے قبضہ میں نہیں، اور وہ ذرائع معیشت سے محروم ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ کافی احتیاط کے ساتھ اس قانون کو حیدرآباد میں نافذ کیا جائے۔ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ ہندوستانی ہائی کمشنر متعینہ پاکستان کے ذریعہ ان حیدرآبادی مسلمانوں کی فہرست طلب کی جائے جو پاکستان میں وہاں کے ہندو تخلیہ کنندوں کی جائدادوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اور اس فہرست کے وصول ہونے پر ان مسلمانوں کی مقامی جائدادیں ضبط کی جائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر یہ نقطۂ نظر سردار پٹیل کے ہمدردانہ غور کے لئے پیش کیا جائے تو وہ یقیناً اس پر توجہ فرمائیں گے اور کیا عجب کہ منظور بھی کر لیں۔

ہم حکومت حیدرآباد کی پالیسی یا مسٹر گمندر بہادر کے کسی عمل پر معترض نہیں ہو رہے ہیں۔ ہمارا منشاء صرف اس بات کو واضح کرنا ہے کہ اس تباہی و بربادی کے پیش نظر جس سے مسلمانان دکن کو دوچار ہونا پڑا ہے قانون زیر بحث کا نفاذ اس طرح کیا جائے کہ صرف وہی مسلمان اس قانون کی زد میں آئیں جو پاکستان میں وہاں کے ہندو تخلیہ کنندگان کی جائداد سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ہم چیف سکریٹری مسٹر سی۔ یل۔ مین، چیف سیول اڈمنسٹریٹر مسٹر بکلے اور فوجی گورنر جنرل جے۔ این۔ چودھری سے درخواست کریں گے کہ وہ ہمارے پیش کردہ نقاط پر خود بھی غور فرمائیں اور سردار پٹیل کی خدمت میں بھی پیش کر دیں۔ مسلمانوں میں اب اتنی ہمت اور سکت نہیں رہی کہ وہ اس معقول اور منصفانہ گزارش کو بھی حکومت کے روبرو پیش کر سکیں۔ ہم ان کی جانب سے یہ جسارت کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس پر غور فرمایا جائے گا۔ ورنہ یوں بھی مسلمانان دکن کا حکومت کے قوانین کے آگے سر تسلیم خم ہے۔

طالب علموں کی امداد ضروری ہے:-

ملا عبدالباسط صاحب نے مختلف اضلاع کا دورہ کرنے کے بعد حکومت اور کانگریس سے اپیل کی ہے کہ ان مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے جن کے سرپرست باقی نہیں رہے یا جو تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں رہے کچھ ایسے انتظامات کئے جائیں کہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔ اس ضمن میں ملا عبدالباسط صاحب نے مشورہ دیا ہے کہ ان ستم زدوں کے لئے ہر ضلع میں ایک اقامت خانہ قائم کیا جائے جہاں ان کے قیام و طعام اور تعلیم کا انتظام ہو۔ ان کی کتابوں اور دیگر اخراجات تعلیم کے لئے مخیر حضرات کو دلچسپی لینی پڑے گی۔ ہمارے علم میں ایسے بہت سے طالب علم ہیں جو اضلاع سے یہاں تعلیم کے لئے آئے تھے اور اب نہ وہ اپنے مکانوں کو واپس جا سکتے ہیں اور نہ یہاں رہ کر تعلیم پا سکتے ہیں، کیونکہ ان کے گھر لٹ چکے، ان کے سرپرست مر چکے اور وہ کہیں کے نہیں رہے۔ ان میں اکثر راتوں کو رکشا چلا کر اپنا پیٹ پال رہے ہیں اور تعلیم کے اخراجات پورے کر رہے ہیں۔ لیکن ان ناموافق حالات میں تعلیم کا مکمل ہونا بہت مشکل ہے کیونکہ راتوں کو جاگنے اور دن بھر محنت کرنے سے ان کی صحت خراب ہو رہی ہے اور یہ بار کوئی نوجوان مسلسل نہیں اٹھا سکتا۔ ان نوجوانوں کی ہمت بے شک قابل تعریف ہے لیکن ان کی امداد بھی ضروری ہے۔ ملا عبدالباسط صاحب کے پاس اتنا روپیہ نہیں کہ ان کی ضروری مدد کر سکیں۔ ان پریشان حال نوجوانوں کی نظریں حکومت یا صاحب ثروت افراد کی جانب اٹھتی ہیں۔ اولین ضرورت یہ ہے کہ اخبارات یا پبلک کارکن ان ستم زدوں کی صحیح فہرست مع تفصیلات مرتب کریں اور حکومت کے پاس پیش کر کے امداد طلب کریں۔ ملا عبدالباسط صاحب تنہا یہ کام شاید نہ کر سکیں۔ اگر دیگر مسلم پبلک کارکن مثلاً مولوی ابوالحسن سید علی، مسٹر باقر علی مرزا، مولانا انوار اللہ حسینی وغیرہ ملا عبدالباسط صاحب کا ہاتھ بٹائیں تو شاید کوئی مفید صورت نکل آئے۔ ہمیں امید ہے کہ مسلم کارکن اپنی ساری توجہات بیواؤں، یتیموں اور بالخصوص طالب علموں کے مسائل حل کرنے پر مرکوز کر دیں گے۔

کشمیر میں بین الاقوامی فوج متعین کی جائے

لندن کے بااثر اخبار اکنامسٹ نے قضیہ کشمیر کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ یہاں امن کا تحفظ کرنے کے لئے عارضی طور پر اقوام متحدہ کی طرف سے بین الاقوامی فوج متعین

خونریزی ہو جائے گی جس طرح کہ جمعیت اقوام نے سار میں کیا تھا کیونکہ آزاد کشمیر فوج کی تحلیل تک ہندوستان کسی استصواب نامہ کو ہرگز غیر جانبدارانہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اسی طرح جب تک ہندوستانی فوجیں پوری طرح ہٹا نہ لی جائیں اس وقت تک پاکستان بھی اس استصواب کو ویسا ہی سمجھنے کے لئے آمادہ نہ ہوگا اور نہ شیخ عبداللہ کی پالیسی کو غیر جانبدار تصور کر سکتا ہے۔ اگر ان دونوں فوجوں کو ہٹا دیا جائے تو یہ امر یقینی ہے کہ ساری ریاست میں بدنظمی اور ہرج مرج کا دور دورہ شروع ہو جائے گا اور کسی قسم کا استصواب ہی ممکن نہ ہوگا اس قسم کا خطرہ مول لینے کے لئے ہندوستان اس لئے آمادہ نہ ہوگا کہ مہاراجہ نے الحاق پر رضامندی ظاہر کر کے قانونی طور پر ہندوستان کو امن و امان کا ذمہ دار بنا دیا ہے۔ اس لحاظ سے اخبار نے تجویز پیش کی ہے کہ بین قومی فوج کا تعین لازمی ہے اور یہ فوج صرف چھ سات ہزار کی تعداد میں کافی ہوگی لیکن اس کے اثر و نفوذ کی مدت میں قابل لحاظ حد تک وسعت دینی ہوگی تاکہ نقل مکانی کنندگان کو دوبارہ بسا کر استصواب کے لئے سازگار فضا پیدا کی جا سکے۔

اس طرح جو اخراجات لاحق ہوں گے اس امر کا لحاظ کرتے ہوئے بہتر ہوگا کہ ان انتظامات کی وجہ سے انسانیت کا پانچواں حصہ جنگ کے خطرہ سے محفوظ ہو جائے گا ہندوستان اور پاکستان کی آبادی ساری دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ ہے۔ اقوام متحدہ کے اثر کو مستحکم بنانے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اس قضیہ میں وہ کس حد تک فیصلہ کن عمل کر سکتی ہے اس انتظام سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور یقیناً کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے لئے ایک آزمائش کا مسئلہ ہے۔

مشرق اور مغرب کی نزاع کے اسباب

اس اطلاع کے بعد کہ اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی کمیٹی اپنے آئندہ اجلاس میں ان اسباب اور وجوہ کو تلاش کرے گی جو مشرق اور مغرب کی نزاع کا موجب بنے ہیں یہاں کے ان حلقوں میں جو مشرق اور مغرب میں ہم آہنگی دیکھنے کے متمنی ہیں بڑی دلچسپی کا اظہار ہونے لگا ہے۔ اس تنظیم میں صدر ہندوستانی نمائندہ ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن ہیں۔

ایک صحافتی بیان میں ڈاکٹر رادھا کرشنن نے بتلایا، یہ طے پایا ہے کہ یونسکو کے آئندہ اجلاس کا اہم عنوان ان اسباب و علل اور وجوہ کی تلاش رکھا جائے جو مشرق کو مغرب سے دور کر رہے ہیں اور ان مسائل کو سلجھانے کی اتفاقی سعی کی جائے جو باعث النزاع بنتے جا رہے ہیں۔ اس تحقیق میں ثقافتی معاشی اور ثقافتی اسباب کی تحلیل سے نزاعی امور کی تہہ تک پہنچنے کی سعی ہوگی۔ انھوں نے بتلایا ہے کہ اجلاس میں بحث و گفتگو کے لئے اچھا مواد تیار کرنے کے لئے زیکوسلاویہ، پولینڈ اور ہنگری کے بہتر دماغوں کی ایک کمیٹی ترتیب پائے گی۔ روس کے ایک نمائندہ کو بھی بطور خاص مدعو کیا جائے گا، درآں حالیکہ روس اس تنظیم کا رکن نہیں ہے۔

ابھی حال میں ڈاکٹر رادھا کرشنن نے ایک تجویز پیش کی تھی جس کا منشا یہ تھا کہ دول عالم کی (۱) بڑی مملکتوں کے نمائندوں کو [illegible] امن کی تجاویز پر غور کرنا چاہئیے۔ اس کونسل کے ممبروں کو اس طرح تقسیم کیا تھا (۲) ارکان مشرق کے (۲) یورپ کے اور صدر [illegible] امریکہ اور روس [illegible] اس طرح (۹) [illegible] ایک جگہ جمع ہوں اور دنیا کو امن کا [illegible] لیکن [illegible] کہا ابھی تک اس تجویز کا رد عمل کسی گوشے سے بھی معلوم نہ ہو سکا۔

عالمی امن کو دیرپا نہیں محسوس کرتے ہوئے ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کہا کہ "امن کا قیام اور امن کی بقا محض باتوں پر نہیں ہوتی۔ اس کے لئے تو ایک انسان کی حیثیت میں بنی نوع انسان کا احساس ضروری ہے، اور ایک ایسے اقدام کے لئے نفسیاتی اثر زیادہ موثر اور دیرپا ہو سکتا ہے۔

موصوف نے کہا، اگر کسی کی برائی کو دور کرانا ہو تو ہر وقت اسے برا نہ کہے، بلکہ اس کے علم و اطلاع کے بغیر اس کے اچھا بننے کی تدابیر اختیار کیجئے کسی کی صرف کمزوریوں کو گنواتے رہیں تو نفسیاتی نقطۂ نظر سے اس پر ہمیشہ الٹا اثر ہوگا۔ یعنی وہ مقابل آنے کی جد و جہد کرے گا۔ اور یہی سعی جہد کو ایک ضد کی صورت اختیار کرتی ہے۔ اچھائیوں پر زیادہ نظر رکھنا، ان کی ستائش اور تعریف کرنا گویا بلاواسطہ برائیوں کو دور کرا دینا ہے۔

یونسکو کی حالیہ قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سر رادھا کرشنن نے کہا، جرمنی ہی کیا نہیں، ورنہ یورپ ایشیا امریکہ ہی بلکہ دنیا کو ایک رشتۂ اخوت میں منسلک کرنا ہمارا انتہائے نظر ہے۔ یونسکو کی سعی امن و سکون اور اتحاد کے قیام پر مرکوز رہے گی، خواہ دنیا اس کی تجاویز کو قبول نہ کرے۔

پونڈ کی قیمت میں کمی

برطانوی اخبارات کا تبصرہ

برطانوی اخبار ڈیلی ہیرلڈ لکھتا ہے کہ برطانیہ کی معاشی بحالی کی جنگ اب ایک نئی منزل پر پہنچی ہے۔ اب ہمیں بھرپور حملہ کرنا چاہئیے۔ پونڈ کی قیمت میں تخفیف ہمیں اس قابل بنا دے گی کہ ہم ڈالر کی منڈیوں میں زیادہ سے زیادہ اپنا مال بیچ سکیں گے۔ ہمیں اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ ڈالر کی تجارت بڑھنے کے لئے اب تسلی بخش حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہمیں اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئیے کہ ہر مزدور انفرادی طور پر زیادہ سے زیادہ مال پیدا کرے۔ ہماری بہت سی فیکٹریوں میں ابھی تک پرانے طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔ اب ان کے لئے ہماری صنعتوں میں کوئی جگہ نہ ہونی چاہئیے۔ اگر ہم اپنی برآمدی تجارت کو وسیع نہ کر سکے تو اس کا نتیجہ بے روزگاری میں نکلے گا۔ اور معیار زندگی گر جائے گی۔

یارک شائر پوسٹ لکھتا ہے کہ پونڈ کی قیمت میں کمی ہمارے سامنے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے ہمیں اپنی مشکلات پر قابو پانے کے لئے سخت محنت کرنی پڑے گی پونڈ کی قیمت میں یہ تخفیف ہماری مشکلات کو خود بخود حل نہ کر سکے گی۔ دوسرے اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئیے کہ اگر معاوضہ کے طور پر اجرتوں میں اضافہ کرنے کی اجازت دی گئی تو پونڈ کی قیمت میں موجودہ کمی بے معنی ہو جائے گی۔

اخبار میل لکھتا ہے کہ پونڈ کی قیمت میں کمی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ برآمد کی اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہو لیکن حکومت کا یہ قدم ہماری معاشی مصیبتوں کے لئے اکسیر اعظم نہیں۔ پونڈ کی قیمت میں جو کمی ہوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی لازمی ہے کہ حکومت کے اخراجات میں کمی ہو۔ اور ملک کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ دوسرے اگر اخراجات زندگی میں تھوڑا بہت اضافہ ہو تو اس کا مطلب یہ نہ ہونا چاہئیے کہ اجرتوں میں اضافہ کے لئے [illegible] کی جائے۔ صرف پونڈ کی قیمت گر جانے سے ہماری مشکلات حل نہ ہوں گی۔ ہماری مصیبتوں کا علاج صرف [illegible]

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلاتنقید:۔

پٹھنگ دربار نے مجلس عاملہ کے اجلاس میں مشرقی پنجاب کی زبان سے متعلق سردار پٹیل اور پنڈت نہرو نے جو فارمولا مرتب کیا تھا اس کو مسترد کردیا اور یہ اعلان کیا کہ ایسے طریقہ کو رواج دینے سے جس کے ذریعہ ہندو بچے ہندی پڑھینگے اور سکھ بچے پنجابی خود قومیت کی جڑیں کٹ جاتی ہیں۔ اور افسوس ظاہر کیا کہ پنجابی زبان کے حامیوں سے مشورہ تک نہیں لیا گیا۔

ناگپور کی اطلاع ہے کہ:۔

زنانہ ہوم گارڈ کی پہلی پریڈ کے موقع پر چار رضاکار بے ہوش ہوگئیں اور ان کو اسٹریچر پر لٹاکر میدان سے روانہ کیا گیا۔

سچ کہا تھا شاعر مشرق نے

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

ڈاکٹر لطیف نے ایک عرصے کے بعد پھر ایک بیان جاری کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:۔

میں اُس وقت تک حیدرآباد میں نام نہاد عوامی حکومت کی تائید کیلئے نہیں ہوں جب تک اسٹیٹ کانگریس اپنے اختلافات کو دور نہ کرے۔ اور کانگریس کے زعما نے مسلمانوں کے دلوں میں جو خوف و دہشت پیدا کردی ہے وہ دور نہ ہو جائے۔

آپ کی تائید یا مخالفت کی اہمیت ہی کیا ہے۔ ہوگا وہی جو سردار پٹیل چاہینگے اس سے قطع نظر ڈاکٹر صاحب جیسے مفکر نے وہی بات کہی جو ایک سال پہلے چند عامیوں نے کہی تھی۔

اسی بیان میں ڈاکٹر لطیف نے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ موجودہ نظم و نسق میں:۔

ایسے مقامی قابل لوگوں کو اس میں لیا جائے جن کا کسی سیاسی جماعت کی جانب میلان نہیں ہے۔

اور مقامی قابل لوگوں میں ڈاکٹر لطیف سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟۔ اور ڈاکٹر صاحب کسی سیاسی جماعت کی جانب مائل بھی نہیں ہیں

معاصر حمایت دکن نے ایک مراسلہ شائع کیا ہے جس میں مراسلہ نگار نے یہ دریافت کیا ہے کہ:۔

کیا مجلس اتحاد المسلمین کی تحلیل ضروری ہے۔ اور یہ خواہش کی ہے کہ مجلس کی تحلیل یا قیام سے متعلق مختلف مکاتب خیال کے حضرات کے مضامین شائع کئے جائیں۔

مجلس کی تحلیل ضروری ہو یا نہ ہو اخبار بیچنے کے لئے یہ بحث تو بہر حال ضروری ہے

مقامی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:۔

ایک جریدہ نگار کی مسرت میں ایک مشاعرہ منعقد ہوا جس کی صدارت عبدالقیوم خاں باقی نے کی۔

پہلے زمانہ میں شادی کی مسرت میں محفل رقص و سرود منعقد ہوا کرتی تھی۔ اب شاید گرانی کی وجہ سے مشاعروں پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کی اطلاع ہے کہ:۔

ریاست حیدرآباد کی مجلس دستور ساز کے لئے اقلیتی فرقوں جیسے مسلمانوں یا اقوام درج فہرست وغیرہ کے لئے نشستوں کے محفوظ کئے جانے کا طریقہ منظور کرلیا گیا ہے ہر فرقہ کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی جائے گی۔

غیر مذہبی مملکت کے قیام کے لئے فرقہ واری نمائندگی سے بہتر طریقہ کیا ہو سکتا ہے؟ اس طریقہ میں اکثریتی فرقہ کو دائمی تسلط ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔

معاصر "سلطنت" تحریر کرتا ہے کہ:۔

اس وقت بھی حیدرآباد کی سڑکوں پر اور بعض دوسرے مقامات پر ایسے لوگ نظر آجاتے ہیں جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ ان میں بوڑھے بھی ہیں جوان بھی، عورتیں بھی ہیں اور بچے بھی۔ وہ مختلف دیہات اور قصبات سے سمٹ کر یہاں جمع ہوئے ہیں۔

یہ حقیقت ہمارے معاصر پر ایک سال کے بعد منکشف ہوئی۔ خیر! دیر آید درست آید

ایک مراسلہ نگار نے لکھا ہے کہ:۔

سال حال امتحان اعلیٰ ثانوی کا جیسا بھی نتیجہ نکلا وہ سب پر عیاں ہے۔

اور طلبہ نے امتحان کی جیسی بھی تیاری کی وہ بھی سب پر عیاں ہے۔

مشرق وسطیٰ میں سامراجی ریشہ دوانیاں

ترقی پسند قوتوں کو کچلنے کی کوشش

جنگ باز مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں فوجی گروہ بندی کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر انھوں نے متعدد منصوبے پیش کئے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ ترکیہ اور عرب ممالک کو ملا کر مشرقی بلاک، کراچی سے استنبول تک کا اسلامی بلاک، بحیرہ روم بلاک (جس میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی، اسپین، عرب ممالک، ترکیہ، یونان، ایران، اور افغانستان شامل ہوں گے۔) اور اب آخر میں مشرقی بحیرہ رومی بلاک۔

اینگلو امریکی جنگ بازوں کے مشرقی بحیرہ رومی بلاک کی تشکیل میں جن ممالک کی شرکت کی توقع کی جاتی ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے بیرونی اخبارات ترکیہ، یونان، عراق، شرق اردن، شام، لبنان، مصر، سعودی عرب، یمن، ایران، اسرائیل، افغانستان اور پاکستان کے نام لیتے ہیں زور اس بات پر بھی دیا جاتا ہے کہ یہ نئی فوجی گروہ بندی اطلانٹک پیکٹ کا "اہم ضمیمہ" ہوگی اور اس کی مجوزہ رومی شاخ " ہوگی۔

واشنگٹن اور لندن کے بھیجے ہوئے بہت سے نمائندے ان جارحانہ منصوبوں کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ مشرق قریب کے ممالک کی راجدھانیوں میں مختلف درجوں کے برطانوی اور امریکی جنگ باز سیاسی حلقوں میں مصروف ہیں۔ پچھلے دنوں ان ممالک کا دورہ کرنے والوں میں برطانیہ کے چیف آف جنرل اسٹاف فیلڈ مارشل سلم قدامت پرست پارٹی میں چرچل کے نائب انتھونی ایڈن، صحافی اور تجربہ کے بین الاقوامی بینک کے نائب صدر، امریکہ کے محکمہ جنگ کا نائندہ ڈریپر اور دیگر بہت سے لوگ شامل ہیں۔

مئی، جون میں امریکہ اور برطانیہ کے بڑے بڑے سیاست دانوں ـــــ مشرق قریب اور افریقہ کے معاملات پر امریکی محکمۂ خارجہ کے نائب افسر اعلیٰ میک گی اور برطانوی محکمہ خارجہ کے نائب افسر اعلیٰ سیکریٹری ولیم اسٹرانگ نے مشرق قریب کے ممالک کو اپنی آمد سے "نوازا"۔

قابل غور اطلاع یہ ہے کہ امپیریل جنرل اسٹاف کے چیف جنرل سلم جو ترکی، مصر اور سوڈان کا دورہ کرکے آئے تھے مغربی یورپ کے جنگ بازوں کی فوجی کمان کے موجودہ افسر اعلیٰ فیلڈ مارشل مونٹگمری دوڑ سے ملے اور رپورٹ پیش کی اور اسی طرح واشنگٹن کی امریکی فوج کی اعلیٰ کمان کے افسروں سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔

یہ ایک عام قاعدہ ہوگیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے تمام سرکاری اور نیم سرکاری نمائندوں کے "دورے" واشنگٹن سے شروع ہوتے ہیں یا یہاں آکر ختم ہوتے ہیں جیسا کہ سب ہی جانتے ہیں کہ آج کل لاسانے میں عرب، اسرائیلی سمجھوتہ کی گفت و شنید جاری ہے۔ "ارض مقدس" میں قیام امن کے متعلق ڈھکوسلہ بازی اور لمبے لمبے بیانات کی آڑ میں لوسانے کانفرنس کو استعمال کرکے عرب اور اسرائیلی نمائندوں کو بہلانے پھسلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مشرق قریب کے کچھ رجعت پسند سیاستدان نے ترکیہ اور یونانی کے وزرائے خارجہ صادق اور سالداریس، عراقی وزیر اعظم نوری سعید وغیرہ جو اینگلو امریکی راج کے خصوصی خیر خواہ ہیں بحیرہ رومی بلاک بنانے کی "شدید ضرورت" پر اخباری بیانات بھی دے ڈالے ہیں۔

برطانیہ اور امریکہ کی شمولیت کے ساتھ ایران، ترکیہ اور عراق میں جو گفت و شنید ماہ جون میں طہران میں ہوئی تھی، وہاں ہی ممالک کے سیاسی لیڈروں اور راسٹرانگ، مکگی کا پڑاؤ ہی جرات چیت ہوئی ان کا مقصد یہ تھا کہ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کا ایک بلاک بنانے کے مسئلہ پر ابتدائی فیصلہ کر لیا جائے۔

ایران میں عراقی ایجنٹ عبداللہ اور عراقی وزیر خارجہ کی طہران میں آمد پر تبصرہ کرتے ہوئے ایرانی اخبار "داد" نے حال ہی میں لکھا تھا کہ شرق اردن کے امیر عبداللہ شاہ افغانستان اور ترکیہ کے صدر کی آمد کی بھی جلد ہی توقع کی جاتی ہے۔ اس اخبار نے لکھا کہ ایران کے سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ یہ محض رسمی ملاقاتیں نہیں ہیں بلکہ موجودہ بین الاقوامی سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں .... اطلانٹک پیکٹ پر دستخط کے بعد بڑی طاقتیں اس بات کی منتظر ہیں کہ ایشیائی ممالک اپنی آئندہ پالیسی متعین کریں۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک کی گفت و شنید کی اصل وجہ یہی ہے ....."

اس طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ جو بڑی طاقتیں یعنی اینگلو امریکی جنگ باز جیسے نئے جارحانہ بلاک کی گروہ بندی میں مصروف ہیں اس کے خد و خال روز بروز نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔

لیکن اگرچہ مشرق قریب کے ممالک کی نام نہاد گروہ بندی کے متعلق قومی آزادی کی تحریکوں کو کچلنے کے لئے برطانیہ اور امریکہ آپس میں متفق اور متحد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ اس نئی گروہ بندی پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے آپس کی شدید کشمکش میں بھی مبتلا ہیں۔ وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ اس نئی گروہ بندی پر جو بھی کوئی "حکم چلائے گا" وہی مشرق قریب کے تیل کے ذخیروں پر بھی اقتدار حاصل کر سکے گا۔

یہ سمجھتے ہوئے اور بجا طور پر سمجھتے ہوئے کہ اس گروہ بندی پر بہت ممکن ہے امریکہ کا اقتدار قائم ہو جائے برطانوی نمائندے نوآبادیاتی جوڑ توڑ میں خوب تجربہ کار ہیں۔ عرب ممالک سے باہمی سمجھوتے کرکے اپنے قدم جمانے کی کوشش کر رہے ہیں برطانوی وزارت خارجہ کا یقین ہے کہ ان سمجھوتوں کے ذریعہ وہ مشرق قریب میں مزید امریکی حملوں کی مدافعت کر سکیں گے اسی کے ساتھ ہی ساتھ انگریز اپنے پٹھو شرق اردن کے امیر عبداللہ کو اکسا رہے ہیں کہ کم از کم "عظیم تر شام" کے رسوائے عالم منصوبہ کو عملی صورت دے دے۔ اس منصوبہ کے بموجب عراق، شام، لبنان اور فلسطین کے عربی علاقہ کو جزیرا شرق اردن میں شامل کر دیا جائے گا۔

برطانوی منصوبوں کو گڑ بڑ میں ڈالنے کی غرض سے امریکی سامراج نے عظیم تر شام کی مخالفت کو تقویت پہونچانے کی غرض سے اسرائیل کے لئے دس کروڑ ڈالر کا قرضہ منظور کیا اور شام میں نام نہاد "عوامی پارٹی" کو جسے برطانوی خفیہ پولیس کے محکمہ سے مالی امداد ملا کرتی تھی امریکہ کے اشارے پر غیر قانونی قرار دیدیا گیا اور اس کے لیڈر انطوان سعادے کو جو عراقی کو پھانسی دیدی گئی شرق اردن اور عراق کی انگریز دوست حکومتوں نے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کرنے میں بھی امریکی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھ رہے ہے برطانیہ اور امریکہ کی بڑھتی ہوئی باہمی کشمکش ہی صرف جنگ بازوں کو نئے گروہ کی شیرازہ بندی سے باز نہیں رکھ رہی۔ ایرانی آذربائیجان اور حلب کے شامی علاقہ پر ترکیہ کے دعوے، جزیرہ سائپرس پر یونان اور ترکیہ کا جھگڑا (سائپرس آجکل برطانیہ کے قبضہ میں ہے) سوڈان کے مسئلے پر برطانیہ اور مصر کی چپقلش، سرحد پر افغانستان اور پاکستان کے اختلافات

(باقی صفحہ ۸ پر)

قانون کے ذریعہ زبان نہیں بنتی

گاندھی جی کی ہدایت کی خلاف ورزی

دانشمندوں تجربہ کاروں اور ماہرین تعلیمات کا مسلمہ خیال ہے کہ جس طرح شاعر بنایا نہیں جاتا بلکہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح زبان بنائی نہیں جاتی بلکہ خود بخود بن جاتی ہے یہ خیال اگر کوئی غیر متعلق ماننے کے لئے تیار نہ ہو تب بھی جمہوری اصول یہ ہے کہ عوام کی اکثریت جس زبان کو بولتی اور سمجھتی اور لکھتی پڑھتی ہو وہی ملک کی قومی زبان ہے۔ اسی جمہوری اصول کو تسلیم کرنے سے ہمارے خیال میں جمہوری دور میں اور خاص طور پر ہندوستان کی غیر مذہبی جمہوری نوابی حکومت کے دور میں کسی سمجھدار شخص کو انکار نہ ہوگا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہماری غیر مذہبی حکومت کے بعض ذمہ دار اراکین اور ملک کی نمائندہ کہلانے والی سب سے بڑی سیاسی جماعت نے اپنے قول و عمل سے اس جمہوری اصول کو ٹھکرا دیا ہے۔ قومی زبان کے موجودہ ہنگامہ کے ملحوظ خیال میں آج اس جمہوری اصول پر بحث کرنا ہم ضروری خیال کرتے ہیں۔

ہندوستان میں جہاں بھی دو یا دو سے زیادہ مختلف زبانیں بولنے والے گروہ یکجا ہوئے وہاں ایک ایسی نئی زبان خود بخود پیدا ہوگئی یا ضرورت نے پیدا کر دی جو ہر زبان کے بولنے والوں کی سمجھ میں زیادہ سے زیادہ اور آسانی کے ساتھ آجاتی ہے اور ساحلی علاقوں میں آج بھی ایسی کئی زبانیں موجود ہیں انہی میں سے ایک سب سے زیادہ مقبول، محبوب اور شیریں کے علاوہ عام فہم آسان اور زود فہم زبان وہ ہے۔ جو پورے شمالی ہندوستان میں بولی لکھی اور پڑھی جاتی ہے، مشرقی اور مغربی ہندوستان کے علاوہ وسط ہند میں بھی عام طور پر بولی جاتی ہے اور جنوبی ہندوستان میں آسانی سے سمجھی جاتی ہے اور لوگ ہندوستانی کہتے ہیں۔ اور کچھ اردو، بہر حال ہندوستانی یا اردو ہی ہندوستان کی وہ واحد زبان ہے جو سارے ملک میں چاروں کھونٹ آسانی سے بولی اور سمجھی جاتی ہے اور ملک کے بیشتر رقبہ میں لکھی بھی جاتی ہے یعنی مذکورہ بالا جمہوری اصول کے مطابق ملک کی موجودہ قومی زبان اردو یا ہندوستانی ہے جو تقریباً ساڑھے سو سال سے ملک میں نہ صرف موجود ہے بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اپنی شیرینی اور عام فہمی کی وجہ سے [illegible] باعث پھلتی پھولتی جارہی ہے۔

اس کے ثبوت میں بین الاقوامی شہروں کی عام بول چال پیش کی جاسکتی ہے جو ہندوستان کی مغربی اور مشرقی ساحلوں پر ایک ہزار سال سے بیرونی سیاحوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں یعنی بمبئی کلکتہ اور مدراس خاص ہیں ان شہروں میں سے کسی ایک میں بھی جا کر دیکھا جاسکتا ہے کہ جب کبھی دو مختلف زبانوں والے افراد آپس میں ملتے ہیں تو وہ اس بے چاری قومی زبان اردو یا ہندوستانی ہی میں تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان شہروں میں جو غیر ملکی سیاح سیر سپاٹا کرکے ہو چکتے ہیں وہ بھی بازاروں میں ٹوٹی پھوٹی اردو ہی میں مقامی باشندوں سے خطاب کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تقسیم کے بعد بھی سندھ کے پنجاب، یوپی، بہار، سی پی، دہلی، پٹیالہ اور حیدرآباد کے علاقوں میں آج بھی اردو بولی لکھی اور پڑھی جاتی ہے اور باقی ہندوستانی صوبوں میں بھی عام طور پر بولی جاتی ہے اس طرح ملک کے اکثر باشندوں پر اردو کا ایک قسم کا تسلط ہے اور یہی تسلط کسی زبان کو قومی زبان بنانے کے لئے جمہوری نقطہ نظر سے کافی اور ضروری خیال کیا جاتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ ملک کی وہی زبان قومی زبان بنائی جانی چاہئے جسے گاندھی جی ہندوستانی کہا کرتے تھے اور عام لوگ اردو۔

اس کے بعد اس فیصلہ کو دیکھئے جو دستور ساز اسمبلی کی کانگریس پارٹی نے ہندوستان کے نئے آئین کے لئے کیا ہے اس میں کانگریس نے ہندی کو قومی زبان قرار دیا ہے اور اس کے لئے ملک کو تیار کرنے کی غرض سے پندرہ سال کی میعاد مقرر کی ہے یعنی اس کانگریس نے جو گاندھی جی کے دم سے زندہ تھی اور اب گاندھی جی کے نام سے زندہ ہے، بیک جنبش قلم نہ صرف گاندھی جی کی ہدایت سے روگردانی اختیار کرلی بلکہ ملک کی قومی زبان کو بھی ختم کرنے کے لئے کمر کس لی ہے۔

ہندوستانی کے بجائے ناقابل فہم اور غیر مانوس ہندی کو ملک پر لاد دینے سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ ہونے کی قطعی امید نہیں ہے درست تو یہی نقصان کیا ہے کہ ہندوستانی عوام کو اپنا دماغی [illegible]

انگریزی لکھنی پڑے گی اور ہندوستانی بولنی پڑے گی اس کے علاوہ غیر ملکی سیاحوں اور تاجروں کو ہندوستانی کے بجائے ہندی میں چونکہ سخت دشواریاں پیش آئیں گی اس لئے غیر ملکیوں اور غیر ملکوں سے ہندوستان کی سات سو سالہ مقبولیت فنا ہو جائے گی اور اس کی جگہ ہندی کو مقبول کرنے میں خانہ ہزار سال کا عرصہ بھی کم ہوگا کیونکہ ہندی کی نقول اور سنسکرت سے لدے پھندے الفاظ اور اصطلاحات کا ہر دل عزیز ہونا معلوم ہو رہا پر مستزاد یہ کہ ہندوستان کی غیر ملکی تجارت اور تعلقات پر بھی اس ہندی کی ثقافت کا کچھ نہ کچھ اثر پڑے بغیر نہیں رہے گا۔

ہندی جیسی نامانوس اور ثقیل زبان کو قومی زبان بنانے کا فیصلہ کرنے کی وجوہات پر اگر غور کیا جائے تو ایک طویل داستان سامنے آتی ہے اور اپنے محدود مناظر کے باعث نظر انداز بھی کئے جانے کے قابل ہے! تاہم جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ہم نے دیکھا ہے کہ ملک کی تقسیم ہو جانے کے بعد ملک میں جو بہت سی خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان میں ایک ہندی زبان کے پرچار کا متعصبانہ شدت بھی ہے محض اس لئے کہ ملک کو تقسیم کرنے کا مطالبہ کرنے والوں نے ہندوستانی زبان کو اپنا لیا ہے ہندوستانی کی مخالفت شروع کی گئی اور اس کی جگہ ایک غیر مانوس زبان ملک پر لاد دی گئی۔ جب ہماری حکومت کو غیر مذہبی اور عوامی جمہوری کہتے ہیں تو ہمیں انتقام کے جذبہ سے الگ ہو کر ملک کے مفاد کو عوامی اور جمہوری نقطہ نظر سے سوچنا چاہئے اور جمہوری نقطہ نظر سے ہمارے خیال میں صرف ہندوستانی زبان ہی قومی زبان بن سکتی ہے۔ (ہندوستان)

امریکہ کی خارجی پالیسی نے چین کو تباہ کر دیا

اخبار "اکنامسٹ" کی نکتہ چینی

لندن۔ ۱۰ اکتوبر۔ اخبار "اکنامسٹ" نے اپنے اس ایقان کا اظہار کرتے ہوئے کہ مغربی ممالک کو بالآخر ماؤزے تنگ کی حکومت کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا اپنے ایک افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مغربی طاقتوں کو چین کے [illegible] کے فیصلہ کا [illegible] ہے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ قومی حکومت کسی صورت سے بھی چین کی مدافعت کرنے کی سکت نہیں رکھتی جبکہ وہ خود چین سے نہایت ہی عجلت کے ساتھ وہ نکلے کر رہی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ [illegible]

ڈاکٹر پٹابھی آر ایس ایس کی تائید میں

(بقیہ سلسلہ صفحہ اول)

کانگریس کی دشمن ہے۔

ڈاکٹر پٹابھی رامیا نے اس کا اظہار اس وقت کیا جبکہ آپ کانگریسی کارکنوں کے سوالات کا جواب ایک جلسہ میں دے رہے تھے۔ کانگریس کے کارکنوں نے کانگریس کی مجلس عاملہ کے اس فیصلہ پر کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کانگریس کے ساتھ کام کر سکتی ہے ڈاکٹر پٹابھی سے استفسار کیا گیا تھا اس پر آپ نے انہیں جواب دیا کہ راشٹریہ سیوک سنگھ مسلم لیگ یا ہندو مہا سبھا کی طرح فرقہ وارانہ جماعت نہیں ہے ممکن ہے کہ وہ ایک فرقہ وارانہ جماعت ہو لیکن اس نے اپنا تعلق سیاسیات سے منقطع کر لیا ہے۔

آپ نے کانگریسی کارکنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے آپ میں خود اعتمادی پیدا کریں اور یہ خیال ترک کر دیں کہ سیوک سنگھیوں کی کانگریس میں کثیر تعداد سے شریک ہونے میں کوئی خرابی پیدا ہوگی۔ کانگریس کا مقصد یہ تھا کہ ان پر خاموشی سے غلبہ پالیا جائے نہ کہ ان پر دباؤ ڈالا جائے۔

ڈاکٹر پٹابھی نے کانگریسی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ سیوک سنگھ کی قدیم تاریخ کو بھول جائیں اور انہوں نے اب جو وعدہ کیا ہے اس کا بھی خیال کریں کیونکہ وہ اپنی سرگرمیاں اب صرف تمدنی حد تک ہی محدود رکھیں گے اور عدم تشدد کے نظریے کے مطابق ایک شریف آدمی کے الفاظ پر بھروسہ کر لینا کافی ہے۔ اگر سنگھ اپنے فیصلہ پر پابند نہ رہے تو کانگریس اس تصفیہ پر نظر ثانی کر سکتی ہے۔

سیوک سنگھ پر یہ الزام لگانا غلط ہے جبکہ وہ حکومت کی ہمیشہ مذمت کرتی ہے۔

حالانکہ کانگریس خود اپنی حکومت پر اور ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اس نے کانگریس کی دشمن سنگھ نہیں ہے بلکہ خود کانگریس کی اندرونی گروہ بندی ہے اس لئے بہتر ہے کہ دوسروں پر تنقید کرنے سے قبل اپنے گھر کا جائزہ لے لیا جائے۔ خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر پٹابھی نے کہا کہ وہ اپنی جائداد کے سلسلے میں چاہتے ہیں کہ ہندوستان پاکستان سے لڑائی [illegible] اور حکومت ہند جنگ سے دور رہنا چاہتی ہے۔ حکومت ہند عدم تشدد پر کاربند ہے لیکن مد مقابل اس کی اچھائی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے لیکن عدم تشدد اور صداقت کو ہی آخر میں فتح ہوگی۔

مشرق وسطیٰ میں سامراجی ریشہ دوانیاں

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۰)

عرب ممالک میں خاندانی جھگڑے اور اسرائیل اور عربوں کے درمیان باہمی اختلافات یہ سب ان اختلافات اور تضادات کا ہی حصہ ہے جنہیں امریکہ اور برطانیہ کسی نہ کسی صورت سے مصنوعی طور پر ختم کرنے اور پیوند لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مشرق قریب میں سوویت دشمن فوجی گروہ منظم کرنے کی ابتدائی منزلیں طے کرنے کے لئے۔ انگریز، امریکی اور فرانسیسی بہت دنوں سے یہاں اسلحہ جات بہت بڑی مقدار میں بھیج رہے ہیں تاکہ ان ترقی پسند طاقتوں کو کچلا جا سکے جو نوآبادیاتی نظام اور غیر ملکی اقتدار کے خلاف جدوجہد کر رہی ہیں۔

مشرق قریب کے ممالک کے عوام نئے جنگی معاہدے کی جارحانہ خاصیت کو بخوبی جانتے ہیں۔ مصر، سوڈان، جزیرہ سائپرس اور دیگر ممالک میں انتہائی عوام غیر ملکی فوجوں اور فوجی مشنوں کو نکال باہر کرنے اور ظلم و تشدد بند کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ہندو پاکستان کے سکوں کی قیمت

بین المملکتی کانفرنس عنقریب منعقد ہوگی

ہندوستان اور پاکستان کے زر کی قیمت میں عدم مساوات کے باعث بین المملکتی تجارت اور فاضلات کی ادائیات کے تعلق سے جو پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں ان پر ہندو پاکستان کے نمائندوں کے مابین معتمدی کی سطح پر دہلی میں عنقریب گفت و شنید کا آغاز ہونے والا ہے۔ گو ابھی تک کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ کا کوئی تعین نہیں ہوا ہے، لیکن ہندوستان کی خواہش ہے کہ پارلیمان کے خصوصی اجلاس کے اختتام پر ہی یہ کانفرنس منعقد کی جائے۔ پاکستان اب تک کسی تاریخ کے تعین پر اتفاق نہیں کر سکا ہے لیکن اس نے ہندوستان کو مطلع کر دیا ہے کہ اس ماہ کے تیسرے ہفتہ میں جو بھی تاریخ مقرر کی جائے گی اسے وہ قبول کرے گا۔ آئندہ چند دنوں میں اجلاس کے انعقاد کی تاریخ و مقام کے تعین کے بارے میں یقین ہے کہ کوئی قطعی تصفیہ ہو جائے گا۔

اس دوران میں کانفرنس کے لئے ہندوستان کا مقدمہ تیار کرنے کی خاطر وزارت ہند کے عہدہ داروں میں باہمی گفتگو ہو رہی ہے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ ہندوستان ہندو پاکستان کے سکوں کی شرح تبادلہ میں سابق کی طرح مساوات کے قائم کرنے کی تجویز کی حمایت کرے گا۔

یہ استدلال کیا گیا ہے کہ شرح تبادلہ میں معمولی سی تبدیلی بھی دونوں قلمروؤں کی معیشت پر بہت گہرا اثر ڈالے گا۔

یہاں یہ دلیل پیش کی جا رہی ہے کہ دونوں ممالک کے سکوں کی شرح تبادلہ میں موجودہ فرق کی برقراری لازماً متعدد پیچیدہ تدابیر کے اختیار کرنے پر مجبور کر دے گی تاکہ دونوں قلمروؤں کی معیشت متاثر نہ ہونے پائے۔

ہندوستان کی حد تک ان تدابیر میں ہندوستانی مال پر محصول برآمد کا نفاذ تجارت کے ذرائع کی نگرانی اور نئے ٹیرف کا نفاذ شامل ہے۔

دوسری طرف پاکستان محصول برآمد کو ختم کر دے گا اور قابل درآمد اشیا کی قیمتوں کو تخفیف زر کے فیصلہ سے قبل کی قیمتوں کی سطح پر لائے گا۔

ان تمام تدابیر کا مقصد تخفیف زر کے فیصلے سے قبل کے حالات کی بحالی ہے اور اس دوران میں پاکستان اور ہندوستان کے سکہ کی قدر میں عدم یکسانیت برقرار رہے گی۔

یہاں کے ذمہ دار حلقے ان تدابیر کو مصنوعی اور غیر ضروری طریقہ کار سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اگر ہندو پاکستان اپنے سکوں کی سابقہ قیمت ہی کو برقرار رکھنے کا تصفیہ کر لیں تو پھر ان بے سود تدابیر کے اختیار کرنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی۔

تبادلہ اشیا کے انتظامات کو یہاں کوئی عملی حل قرار نہیں دیا جا رہا ہے۔ ذمہ دار حلقوں کا خیال ہے کہ اس قسم کا انتظام۔ اشیا کے معاوضہ میں اشیا کے تبادلہ کا انتظام صرف اسی وقت کیا جا سکے گا جبکہ دونوں قلمرو شرح تبادلہ میں یکسانیت کی برقراری کے اصول یا موجودہ شرح تبادلہ پر اتفاق نہ کر سکیں اور جبکہ خانگی کھاتوں میں تجارتی کاروبار بالکل معطل ہو جائیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان جیسے ممالک کی حد تک اس نوع کے امکان کو ختم کر دیا جانا چاہیئے۔

جواہر لال کا دورۂ امریکہ کی اہمیت

واشنگٹن کو پنڈت نہرو کی روانگی دولت مشترکہ کے ممالک اور اسٹرلنگ علاقوں کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ اس طرح ہندوستان اور امریکہ کے مابین خاص روابط استحکام پاتے ہیں۔ حالانکہ بعض قرائین کی بنا پر باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ مرکز گفتگو بنا رہے گا۔ کیونکہ ہندوستان کے لئے آج اسی مسئلہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے لیکن تجربہ کار مدبر اور ایسے سیاستداں جنھیں تیز نگاہی کا خاص ملکہ حاصل ہے اس امر سے متفق ہیں کہ ساری بات چیت مالی اور معاشی امور کی حد تک محدود رہے گی اور کشمیر کی سیاسی اعتبار سے صرف اسی حد تک چھیڑا جائیگا جس حد تک کہ امریکہ اور ہندوستان کے مابین نئے تعلقات اجازت دے سکیں چین میں سرخ تحریک کی مسلسل کامیابی نے ایشیا میں امریکی پالیسی کو بری طرح بے ربط اور پارہ پارہ کردیا ہے جس کی وجہ سے ایک زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہندوستان سے اس خلا کو پر کرنے کی خواہش کی جائیگی حالانکہ ہندوستان کی غیر جانبداری کو مبہم الفاظ ذو اثر کی خیرہ کن چمک سے ساتھ تنزل نہیں کیا جائیگا اس بات چیت کے نتائج سے متعلق رسمی اعلانات کے علاوہ حقیقت حال سے آگاہ ہونے کے لئے دنیا کو کافی انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ پنڈت نہرو نہ صرف انچھا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ رازداری کی بھی ان میں کافی اہلیت ہے۔

"مانچسٹر گارجین" کے یہ الفاظ یقیناً برطانیہ کے سرکاری خیالات کی پوری آئینہ داری کرتے ہیں۔ کیونکہ اس امر کی شدید تمنا کی جارہی ہے کہ ہندوستان کی طرح امریکی سیاست کی کٹھ پتلی بننے اور ڈالری معاشیات کا شکار نہ ہونے پائے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ آج پنڈت نہرو کے اس امریکی سفر کے نتائج سے متعلق بلند میں ضروری فیصلہ کیا جائے گا۔ سب سے گرم سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں اپنا سرمایہ پھیلانے کے سلسلہ میں امریکہ کیا کرسکتا ہے۔ موجودہ حالات کا لحاظ کرکے امریکہ کی نظر ہندوستان کا یہ رجحان اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ محض پیداواری برتری حاصل کرنے کی خاطر۔

اعلان

ذریعہ ہذا بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد کے عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کمرشیل کارپوریشن کے گودام میں کھچڑی چاول کا اسٹاک بالکل کم مقدار میں ہونے سے بتاریخ ۳ آبان ۱۳۵۹ ف سے کھچڑی چاول کے معاوضہ میں موٹا اور ابلا چاول دوکانات راتب بندی سے اجرا ہو رہا ہے۔

منجانب ناظم راتب بندی

اعلان

نشان (۱) واقع ۹ آذر ۱۳۵۹ ف عوام کو ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اعلان نشان (۶۵) مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۵۹ ف مندرجہ جریدہ نشان (۵۲) مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۵۹ ف مندرجہ جریدہ نشان (۵۲) مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۵۹ ف کے مطابق بغیر اجازت ناظم راتب بندی کوئی شخص یا ایسے اشخاص کی جماعت جو متحدہ طور پر خرچ کا انتظام کر رہے ہوں مجاز نہ ہوں گے کہ کسی ایک دن کسی ایک یا زیادہ سماجی مذہبی یا دیگر جلسوں یا تقریبات میں پچیس یا اس سے زیادہ اشخاص کو کوئی اجناس خوردنی۔ اشیاء خوردنی دودھ یا کوئی مشروب بجز ٹھنڈائی چاء کافی کے جس میں دودھ استعمال کیا گیا ہو کھلائے یا پلائے۔ مالکان ہوٹل و چاء خانہ وغیرہ کو بھی اعلان مذکور کے ذریعہ پابند کیا گیا ہے کہ وہ کسی ایک دن ایک تقریب کے سلسلہ میں پچیس یا اس سے زائد اشخاص کی جماعت کو اشیاء مندرجہ صدر بہم نہ کریں۔ نیز عوام بھی ایسے جلسے یا تقریب میں جہاں اعلان مذکور الصدر کی خلاف ورزی ہو رہی ہو کوئی اشیاء مندرجہ صدر قبول نہ کریں۔ کسی کلب یا انجمن کے ارکان کا جلسہ جس میں ایسے کلب یا انجمن کے مقاصد کی ترقی کا کوئی مسئلہ طے کیا جائے تقریب میں داخل ہوگا۔ اعلان ہذا کے اغراض کے لئے گری دار میوہ خشک میوہ ثابت ناریل پان سپاری یا آئسکریم یا دودھ یا دودھ سے تیار کی ہوئی آئسکریم اشیاء خوردنی میں داخل نہ ہوں گی۔ فقط

(ناظم راتب بندی)

نوٹس

ذریعہ ہذا عوام و صارفین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بموجب اعلان معتمدی رسد نشان (۸۷) مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۹ء شکر ایک روپیہ ایک آنہ فی پاؤنڈ کے نرخ سے اجازت یافتہ تاجران و دوکانات راتب بندی سے فروخت ہوگی۔

عوام سے امید کیجاتی ہے کہ اجازت یافتہ تاجران اگر نرخ مقررہ سے زائد فروخت کریں تو دفتر راتب بندی کو اس کی اطلاع دیں تاکہ اس کے خلاف کارروائی ضابطہ کیجا سکے۔

تحت احکام نگرانی شکر نشان (۱۷) بابتہ ۱۳۵۹ ف حیدرآباد و سکندرآباد کے تاجران جن کے پاس لائسنس یا احکام راتب بندی ہوں بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء شکر فروخت کرسکتے ہیں اور جنکے پاس لائسنس نہ ہو شکر بازار یا اور کہیں فروخت کریں تو حسب احکام شکر کنٹرول انکے خلاف کارروائی ضابطہ اختیار کی جائے گی۔

جو اجازت یافتہ تاجران جو ابتک شکر فروخت کرنیکے لئے لائسنس حاصل نہیں کئے ہیں وہ بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک اپنی درخواستیں پیش کردیں بعد مدت درخواست داخل نہیں قبول نہیں کیجائیگی۔ ناظم راتب بندی

امریکہ کی خارجی پالیسی نے چین کو تباہ کردیا۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ)

اور کچھ دنوں تک دم لینے کے لئے اور اس امید پر کہ شاید ادارہ متحدہ اقوام اس کی کوئی مدد کرے گا وہ چنگ کنگ منتقل ہو رہی ہے۔ لیکن آثار سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول پر عمل پیرا ہے۔ اکنامسٹ نے آگے چل کر لکھا ہے کہ لاکھوں چینی عوام کا خون امریکہ کی گردن پر ہے اس کی بیہودہ خارجی پالیسی نے چین کو ایک حد تک بڑی بری طرح تباہ کردیا ہے۔ اس اخبار نے امریکہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی آئندہ خارجہ پالیسی چین میں ان ہی خطرناک شکستوں کو پیش نظر رکھ کر مدون کرے تاکہ اس کو ایک مرتبہ اپنے کرنسی ڈالر پانی کی طرح بہانے کے بعد بھی ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آخر میں اکنامسٹ نے چینی کمیونسٹوں کو تنبیہ کی ہے کہ بہتر یہی ہے کہ وہ گذشتہ کئی سالوں کی خانہ جنگی سے تھکے ہارے وہ چین اور چینی عوام کی فلاح و بہبود کے کام کرنے کی کوشش کریں ورنہ اگر وہ مذکورہ بالا ضروری کاموں کو پس پشت ڈال کر اپنے ملک کی سرحدیں اور وسیع کرنے کی تیاریاں شروع کریں تو یہ حکمت عملی ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

... پرنٹر پبلشر ... ملکت ہفتہ وار رسالہ ... حیدرآباد سے شائع ہوا